مطبوعات

پاکستانی معیشت پر مضامین بزبان انگریزی از پروفیسر خورشید احمد، بی۔کام، ایم۔اے صفحات ۲۱۵ قیمت ۵ روپے شائع کردہ مکتبہ فریدی، اردو کالج، کراچی۔

پاکستان کے معاشی مسائل کا مطالعہ دلچسپ ہونے کے علاوہ ہمارے لیے نہایت ضروری بھی ہے۔ پروفیسر خورشید صاحب نے جو ہمارے حلقوں میں ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں، ان مسائل پر بڑی کامیابی سے قلم اٹھایا ہے۔ انہوں نے ہماری معیشت کے مختلف گوشوں یعنی زراعت، آبادی، ہمارے معاشی وسائل، تجارت، صنعت و حرفت اور منصوبہ بندی پر زیر تبصرہ کتاب میں سیر حاصل

۶ء۵۷	۱۶ء۳۲	۱۵ نومبر	۵ء۲۲	۱۹ء۵۷
۷ء۵۷	۱۶ء۲۵	۲۲ "	۴ء۱۵	۱۹ء۱۸
۷ء۱۸	۱۶ء۲۵	۱ دسمبر	۴ء۵۸	۱۹ء۲۸
۷ء۲۵	۱۶ء۱۸	۸ "	۴ء۵۷	۱۹ء۳۷
۷ء۳۱	۱۶ء۱۹	۱۵ "	۴ء۵۸	۱۹ء۴۳
۷ء۳۶	۱۶ء۲۲	۲۲ "	۴ء۱۵	۱۹ء۴۷

اس گوشوارہ کو ذہن میں رکھ کر درمیانی تاریخوں کے اوقات کا حساب بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ سحری کا وقت سورج طلوع ہونے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ قبل تک رہیگا۔ اسی طرح عشا کا وقت غروب آفتاب سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد شروع ہوگا۔ نصف النہار کا وقت البتہ جاڑوں میں ۱۲ بجے اور گرمیوں میں ساڑھے بارہ بجے ہوگا اور عصر کا وقت نصف النہار اور مغرب کے درمیان یعنی اندازاً ساڑھے تین بجے سے چار بجے تک شروع ہوگا۔ اس رائے سے متعدد مسلمان ممالک کے علماء اتفاق کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر حمید اللہ صدیقی (ترجمہ از اسلامک ریویو، لندن)

بحث کی ہے۔ اس بحث میں انہوں نے نہ صرف معاشی مسائل کے مختلف پہلوؤں کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے بلکہ قارئین کو تازہ ترین اعداد و شمار بھی فراہم کیے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب طلبہ کے مطالعہ کے پیش نظر لکھی گئی ہے اس لیے اس کا انداز کلاس نوٹس کا سا ہے۔ اور اس مقصد میں یہ بڑی کامیاب کوشش کی ہے۔ طلبا کے علاوہ دوسرے اہل علم حضرات بھی اس سے کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
طباعت کا معیار گوارا ہے۔

بہنوں کی کتاب، پہلا حصہ دوسرا اور تیسرا حصہ	تصنیف: نظر زیدی۔ قیمت پہلا حصہ ۸، دوسرا ۱۵ اور تیسرا ۱۴ آنے شائع کردہ: ادارۂ خواتین۔ اچھرہ۔

بہنوں کی کتاب کے یہ تینوں حصے بچیوں کو ابتدائی تعلیم دینے کے لیے لکھے گئے ہیں۔ ان کو پڑھنے کے بعد ایک بچی اردو کی آسان اور سہل کتابیں پڑھنے کے قابل ہو جاتی ہے معیار کتابت و طباعت عمدہ ہے۔

(بقیہ تحریک اصلاح مذہب کا اخلاقی پس منظر)

فان کیمن یاش وانسک ...... انفاظ میں اس امر کا اعتراف کرتا ہے کہ "اب عام لوگوں نے ایک ایسا طرزِ عمل اختیار کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہر برائی اور ہر قسم کا فسق و فجور جائز ہو چکا ہے۔ اب نہ تو کوئی خدا رہا ہے، نہ ہی یوم جزا"۔ لوتھر کی اصلاحی تحریک میں شامل ہونے والے زیادہ تر وہی لوگ تھے جن پر اخلاقی پابندیاں گراں گذرتی تھیں اور جو اس تاک میں تھے کہ کسی طرح انہیں پس پشت ڈالا جاسکے، چنانچہ جس وقت انہیں اس بات کا موقع ملا تو وہ فوراً اس تحریکِ اصلاحِ مذہب میں شامل ہو گئے۔ اس سے نہ تو ان پر کسی الحاد اور زندقہ کا الزام لگا اور نہ ہی ان کی خواہشاتِ نفس پر کسی قسم کی پابندی عائد ہوئی ع

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی